عربی اور اردو عروض کا مختصر تقابلی جائزہ

حافظ محمد سرور*

Abstract

The knowledge of prosody has great importance for every type of poetry. The great Arabic scholar named Khalil Bin Ahmad founded it. In Urdu Language it has come via Arabic. So far as the knowledge of prosody in Urdu is concerned, it has got its foundations in Arabic language. Some prosodic characteristics are common and others are distinct between them. In this brief article, the researcher has tried to highlight and bring out the similarities and differences between Urdu and Arabic.

عروض عربی زبان کا لفظ ہے اس کا مادہ ''ع رض'' ہے اور جمع اعاریض ہے اور اس کے مندرجہ ذیل معانی ہیں۔ ۱۔ علم اوزان شعر ۲۔ کنارہ ۳۔ دامنِ کوہ میں واقع کسی آبنائے سے گزرنے والا راستہ ۴۔ چلتے وقت سامنے سے رکاوٹ بننے والی جگہ ۵۔ ضرورت کے ہیں(۱)

عروض وہ علم ہے جس کی وجہ سے شعر کا صحیح وزن غیر موزوں سے ممتاز ہو جاتا ہے اور اس کی رعایت انسان کو وزنِ شعر میں فساد سے بچاتی ہے۔ علم عروض کو بھی دوسرے علوم کی طرح زبان میں مسلّم حقیقت مانا گیا ہے کیونکہ نظم بھی نثر کی مانند زبان کا جزو خاص ہے اگر نثر قواعد کے بغیر ممکن نہیں تو نظم بھی عروض کے بغیر محال ہے اس علم کو عرب ماہر لغت ابو عبدالرحمٰن خلیل بن احمد فراہیدی (متوفی ۱۷۴ھ۔۷۹۱م) نے ایجاد کیا روایت ہے کہ خلیل نے شہر مکہ میں علم عروض کو اس طرح ایجاد کیا کہ ایک دن وہ بازار صفارین یعنی ٹھٹھیری بازار میں جاتا ہے کسی نے طشت پر ہتھوڑا مارا چونکہ فن موسیقی سے ماہر تھا جھنکار کے ساتھ خوشی کے مارے اچھل پڑا اور بے اختیار منہ سے نکل پڑا کہ وَاللّٰہِ یَظْهَرُ مِنْ هَذَا شَئ'' یعنی بخدا اس سے کوئی چیز معلوم ہوتی ہے پھر تو ایک موزونیت وہمی کا خیال اپنے دماغ میں گانٹھنے لگا چونکہ وزن صرفی فعل مشہور تھے اسلیے خلیل فا 'عین اور لام کے موافق انہیں فقرات متتابع اور سکنات متناسب سے اوزان عروضی تراش لیے۔(۲) خلیل نے اس علم کو مکہ اور طائف کے درمیان عروض نامی جگہ میں ایجاد کیا اور اس علم کا نام بھی اسی جگہ کے نام پر رکھ دیا(۳) پھر یہ علم برصغیر میں داخل ہوا اور اردو شاعری پر گہرے اثرات

* ایم۔فل۔شعبہ عربی، بہاالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان۔

چھوڑے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ عربی علم عروض کو اردو علم عروض کے لئے ماں کی سی حیثیت حاصل ہے ہم اس مضمون میں پہلے مختصراً علم عروض کا برصغیر میں منتقل ہونے کا تاریخی پس منظر رقم کرتے ہیں پھر عربی اور اردو مسائل عروض کا تقابل تحریر کریں گے۔

برصغیر اور جزیرہ نمائے عرب میں تجارتی تعلقات صدیوں سے استوار تھے اگر چہ دونوں خطوں کے درمیان سمندر حائل تھا لیکن پھر بھی عرب اور اہلِ ہند سیکڑوں سالوں سے ایک دوسرے کے ساحل تک رسائی رکھتے تھے۔

بعض مؤلفین نے ذکر کیا ہے کہ وہ برصغیر سے بہت سی چیزیں مثلاً فلفل (مرچ) زنجبیل (ادرک) اور عود ہند (خوشبودار لکڑی) خریدتے تھے (۴) ڈاکٹر محمد شفقت اللہ ان روابط کو یوں بیان کرتے ہیں کہ عربوں کی آمد ورفت یکطرفہ نہیں تھی بلکہ مختلف ہندوستانی قبائل واقوام کے لوگ بھی سرزمینِ عرب کے شہروں میں آتے جاتے رہتے تھے پہلی صدی ہجری کے آخری عشرے یعنی ۹۱ھ میں سندھ پر عربوں کے فوجی حملے سے برصغیر میں مسلمانوں کے باقاعدہ سیاسی دور کا آغاز ہوا (۵) اس کے بعد اسلامی فتوحات کا سلسلہ شروع ہو گیا پھر برصغیر کے سیاسی، ثقافتی اور ادبی پہلوؤں پر عربی زبان نے گہرے اثرات مرتب کیے جس کی وجہ سے عربی شاعری کے اصول اردو شاعری میں داخل ہو گئے برصغیر کے اردو اور عربی گو شعراء نے بے ضابطہ شاعری نہیں کی بلکہ قوانینِ عروض کی پاسداری کرتے ہوئے بعض عرب شعراء پر تفوّق حاصل کیا مثلاً۔

ابوعطا افلح بن یسار السندی (متوفی بعد ۱۸۰ھ) کے اشعار کو ابوتمام حبیب بن اوس الطائی (متوفی ۲۳۱ھ) نے حماسہ (۶) اور ابوالفرج علی بن حسین اصفہانی (متوفی ۳۵۶ھ) نے الاغانی میں ذکر کیا (۷) اس کے علاوہ بھی بہت سے اردو شعراء ہیں جو اردو اور عربی قوانینِ شاعری میں یدِطولیٰ رکھتے ہیں۔

مندرجہ بالا حقائق کی بنا پر یہ روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ عربی علم عروض کے اردو علم عروض پر گہرے اثرات ہیں اب ہم عربی اور اردو مسائل عروض کا تقابل پیش کرتے ہیں۔

حرکات وسکنات کے لحاظ سے عروض کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے ان کو عناصر کہا جاتا ہے۔

(i)	سبب	جمع	اسباب
(ii)	وتد	جمع	اوتاد
(iii)	فاصلہ	جمع	فواصل

ان میں سے ہر کوئی دو دو حصوں میں منقسم ہو جاتا ہے۔

سبب: (i) سببِ خفیف (ii) سببِ ثقیل

وتد: (i) وتد مجموع (ii) وتد مفروق

فاصلہ: (i) فاصلہ صغریٰ (ii) فاصلہ کبریٰ (۸)

بعض ان میں سے عربی اور اردو عروض میں مشترک ہیں اور بعض منفرد ہیں ؛۔

مشترک عناصر

سببِ خفیف: سبب خفیف ایسا عنصر جس میں دو حروف پائے جائیں پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو۔

عربی میں مثالیں: لَمْ ،بَلْ، مِنْ

اردو میں مثالیں: ہَم ،تُم ،جِس

سببِ ثقیل: ایسا عنصر جس میں دو حروف پائے جائیں پہلا متحرک اور دوسرا بھی متحرک ہو۔

عربی میں مثالیں: لَکَ، بِکَ، لِمَ.

اردو میں مثالیں: رُخِ انور، یدِ طولی، یدِ بیضاء

وتد مجموع: ایسا عنصر جس میں تین حروف ہوں پہلے دو متحرک اور تیسرا ساکن ہو۔

عربی میں مثالیں: سَعَی ، طَوَ ی، خَلاَ ،عَدَا

اردو میں مثالیں: مگر، اگر، اسے، جسے

وتد مفروق: ایسا عنصر جس میں تین حروف پائے جائیں پہلا اور تیسرا حرف متحرک اور درمیانہ ساکن ہو۔

عربی میں مثالیں: قال ، قا د ، شدَّ

اردو میں مثالیں: صبرِ جمیل، اجرِ عظیم

فاصلہ صغریٰ: ایسا عنصر جس میں چار حروف ہوں تین متحرک چوتھا ساکن ہو۔

عربی میں مثالیں: ضَرَبَتُ ، کَرَم"، جَبَل"

اردو میں مثالیں: مَدَنی، نَظَری، سُخَنے، نہ رہا

فاصلہ کبریٰ: ایسا عنصر جس میں پانچ حروف ہوں چار متحرک اور پانچواں ساکن ہو۔(۹)

عربی میں مثالیں: جَمَعَهُمُ، سَمَکَة"

اردو میں مثالیں: بکفِ غمِ، رخِ صنم

منفرد عناصر: (اردو کیلئے)

وتد کثرت: ایسا عنصر جس میں چار حروف ہوں پہلے دو متحرک دوسرے دو ساکن ہوں۔

مثلاً، جہان، جہاز، نماز، جمال، خیال،

فاصلہ عظمیٰ: ایسا عنصر جس میں چھ حروف ہوں پہلے پانچ متحرک اور چھٹا ساکن ہو۔ (۱۰)

مثلاً۔ بَرُخِ صنم حَرَکتِ گُل بَرَکتِ دَم

تفاعیل:۔

مذکورہ بالا عناصر مل کر تفاعیل بناتے ہیں

ڈاکٹر ممدوح حقی اور ابراہیم انیس کہتے ہیں کہ محققین کے نزدیک بحور کیلئے تفاعیل کی تعداد آٹھ ہے (۱۱) اسی طرح اردو عروض کے بارے میں مولوی عبدالحق بیان کرتے ہیں کہ تفاعیل کی تفصیل آٹھ بتائی جاتی ہے (۱۲)

ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

1۔	فَعُوْلُنْ:	فعو وتد مجموع	لن سبب خفیف	
2۔	فَاعِلُنْ:	فا سبب خفیف	علن وتد مجموع	
3۔	مَفَاعِیْلُنْ:	مفا وتد مجموع	عی سبب خفیف	لن سبب خفیف
4۔	مُسْتَفْعِلُنْ:	مُس سبب خفیف	تف سبب خفیف	علن وتد مجموع
5۔	مَفَاعَلَتُنْ:	مفا وتد مجموع	علتن فاصلہ صغریٰ	یا سبب ثقیل اور سبب خفیف
6۔	مُتَفَاعِلُنْ:	متفا فاصلہ صغریٰ	یا سبب ثقیل اور سبب خفیف	علن وتد مجموع
7۔	فَاعِلَاتُنْ:	فا سبب خفیف	علا وتد مجموع	تن سبب خفیف
8۔	مَفْعُوْلَاتُ:	مف سبب خفیف	عو سبب خفیف	لات وتد مفروق

اکثر علماء عروض نے ان میں مزید اضافہ کیا ہے۔

۹۔	فَاعِ لَاتُنْ:	فاع وتد مفروق	لا سبب خفیف	تن سبب خفیف
۱۰۔	مُسْتَفْعِ لُنْ:	مس سبب خفیف	تفع وتد مفروق	لن سبب خفیف (۱۳)

زحاف:۔ زحاف ایسی تبدیلی ہے جو سبب خفیف یا ثقیل کے دوسرے حرف پر واقع ہوتی ہے۔ (۱۴)

علت:۔ علت ایسی تبدیلی ہے جو سبب خفیف یا ثقیل کے علاوہ اسباب پر بھی واقع ہوتی ہے۔ (۱۵)

ان کی دو دو اقسام ہیں:۔

زحافات: (i) زحاف مفرد

(ii) زحاف مرکب

علل: (i) علت نقص

(ii) علت زیادت (۱۶)

زحافات و علل میں سے بعض عربی اور اردو عروض میں مشترک ہیں اور بعض مخصوص ہیں

مشترک زحافات

زحاف مفرد:۔

۱۔ **خبن:** دوسرے ساکن کو ساقط کر دینا مثلاً ''مستفعلن'' سے دوسرا ساکن ''س'' ساقط کیا تو ''متفعلن'' رہ گیا پھر اس کو ''مفاعلن'' میں تبدیل کر لیا۔

۲۔ **اضمار:** دوسرے متحرک کو ساکن کر دینا مثلاً ''متفاعلن'' سے دوسرا متحرک ''ت'' ساکن کیا تو ''متفاعلن'' ہو گیا پھر اس کو ''مستفعلن'' میں تبدیل کر لیا۔

۳۔ **طی:** چوتھے ساکن کو ساقط کر دینا مثلاً ''مستفعلن'' سے چوتھا ساکن ''ف'' ساقط کیا تو ''مستعلن'' رہ گیا پھر اس کو ''مفتعلن'' میں تبدیل کر لیا۔

۴۔ **قبض:** پانچویں ساکن کو ساقط کر دینا مثلاً ''مفاعیلن'' سے پانچواں ساکن ''ی'' ساقط کر دیا تو ''مفاعلن'' بنا۔

۵۔ **کف:** ساتویں ساکن کو ساقط کر دینا مثلاً ''مفاعیلن'' سے ساتواں ساکن ''ن'' ساقط کر دیا تو مفاعیل بنا (۱۷)

زحات مرکب:۔

۱۔ **خبل:** خبن اور طی پر مشتمل ہے یعنی دوسرے ساکن کو ساقط کر دینا پھر بقیہ میں سے چوتھے ساکن کو ساقط کر دینا مثلاً ''مستفعلن'' سے دوسرا ساکن ''س'' اور چوتھا ساکن ''ف'' ساقط کر دیا تو ''متعلن'' بنا۔

۲۔ **شکل:** خبن اور کف پر مشتمل ہے یعنی دوسرے ساکن کو ساقط کر دینا پھر بقیہ میں سے ساتواں

ساکن ساقط کر دینا مثلاً ''مستفعلن'' سے دوسرا ساکن ''س'' اور ساتواں ساکن ''ن'' ساقط کر دیا تو
''متفعل'' بنا (۱۸)

مخصوص زحافات (عربی کے ساتھ)

زحاف مفرد:۔

۱۔ **وقص:** دوسرے متحرک کو ساقط کر دینا مثلاً ''متفاعلن'' سے دوسرا متحرک ''ت'' ساقط کر دیا تو
''مفاعلن'' بنا۔

۲۔ **عقل:** پانچواں متحرک ساقط کر دینا مثلاً ''مفاعلتن'' سے پانچواں متحرک ''ت'' ساقط کر دیا تو
''مفاعلن'' بنا۔

۳۔ **عصب:** پانچواں متحرک ساکن کر دینا مثلاً ''مفاعلتن'' سے پانچوں متحرک ''ل'' ساکن کر دیا تو
''مفاعلتن'' ہوا پھر اس کو ''مفاعیلن'' میں تبدیل کر لیا۔ (۱۹)

زحاف مرکب:۔

۱۔ **خزل:** اضمار اور طی پر مشتمل ہے یعنی دوسرے متحرک کو ساکن کر دینا پھر چوتھے ساکن کو ساقط کر دینا
مثلاً ''متفاعلن'' سے دوسرے متحرک ''ت'' کو ساکن کیا پھر چوتھے ساکن ''الف'' کو ساقط کیا تو
''متفعلن'' ہو گیا پھر ''مفتعلن'' بنا لیا۔

۲۔ **نقص:** عصب اور کف پر مشتمل ہے یعنی پانچویں متحرک کو ساکن کر دینا پھر ساتویں ساکن کو ساقط کر دینا
مثلاً ''مفاعلتن'' سے پانچواں متحرک ''ل'' ساکن کر دیا پھر ساتواں ساکن ''ن'' ساقط کر دیا تو
''مفاعلت'' بنا پھر اس کو ''مفاعیل'' میں تبدیل کر لیا۔ (۲۰)

مخصوص زحافات (اردو کے ساتھ)

مفرد اور مرکب:۔

۱۔ **تسکین:** جب تین متحرک متوالی ایک یا دو رکن میں ہوں تو درمیانے کو ساکن کر دینا مثلاً ''مفتعلن'' سے درمیانہ
متحرک ''ع'' ساکن کیا تو ''مفتعلن'' بنا پھر اس کو ''مفعولن'' میں تبدیل کر لیا۔

۲۔ **رفع:** جب دو سبب خفیف متوالی کسی رکن کے شروع میں واقع ہوں تو ان دونوں میں سے ایک سبب خفیف کو
ساقط کر دینا مثلاً ''مستفعلن'' سے ایک سبب خفیف نکال دیا تو ''تفعلن'' یا ''مسعلن'' رہ گیا پھر اس کو

''فاعلن''میں تبدیل کرلیا۔

۳۔ زلل: اس میں ہتم اور تحبیق یا خرم اور ہتم جمع ہوئے ہیں مثلا''مفاعیلن'' سے فاع

۴۔ جدع: جب دو سبب خفیف کسی رکن میں جمع ہوں تو ان دونوں اسباب کو ساقط کر دینا اور آخری حرف کو ساکن کر دینا مثلاً''مفعولات'' سے دونوں اسباب خفیفہ''مفعو'' کو ساقط کر دیا پھر آخری حرف کو ساکن کر دیا تو ''لات''باقی بچا پھر اس کو''فاع''میں تبدیل کر دیا۔

۵۔ خلع: دوسرے ساکن کو ساقط کر دینا اور وتد مجموع کا آخری حرف ساقط کر کے پہلے کو ساکن کر دینا مثلاً''فاعلن'' سے دوسرا ساکن''الف'' ساقط کر دیا پھر وتد مجموع کے آخری حرف''ن'' کو ساقط کیا اس سے پہلے''ل'' متحرک کو ساکن کیا تو''فعل''بن گیا۔

۶۔ جبّ: اگر کسی رکن کے آخر میں دو سبب خفیف واقع ہوں تو ان دونوں کو گرا دینا مثلا''مفاعیلن'' سے آخری دونوں سبب خفیف کو گرا دیا تو''مفا''بن گیا۔

۷۔ بتر آخری سبب خفیف کو ساقط کر دینا پھر وتد مجموع کے آخری حرف کو ساقط کر کے اس سے پہلے کو ساکن کر دینا مثلاً''فاعلاتن'' سے آخری سبب خفیف''تن'' ساقط کیا تو''فاعلا'' رہ گیا پھر وتد مجموع کا آخری حرف ساقط کیا اور اس سے پہلے والے کو ساکن کر دیا تو''فاعل''بن گیا۔

۸۔ تحبیق و تحنیق: جب وتد مجموع کسی رکن کے شروع میں ہو اور وہ رکن صدر یا ابتداء میں نہ ہو حشو یا عروض وضرب میں واقع ہو اور اس رکن کے ماقبل ایک متحرک ہو جس سے تین متحرک متوالی ہو جائیں تو اس وتد کے آخری حرف کو ساکن کرنا ہے۔

۹۔ ہتم : آخری سبب خفیف کو ساقط کر دیا جائے اور بقیہ سبب خفیف کے آخری حرف کو بھی ساقط اور پہلے کو ساکن کر دیا جائے مثلاً''مفاعیلن'' سے آخری سب خفیف''لن'' کو ساقط کر دیا پھر بقیہ سبب خفیف کے آخری حرف''ی'' کو بھی ساقط کر کے اس سے پہلے حرف''ع'' کو ساکن کر دیا تو''مفاع''بن گیا پھر اس کو ''فعول''میں تبدیل کر دیا۔

۱۰۔ جف: آخری سبب خفیف کو ساقط کر کے آخری وتد مجموع کو بھی ساقط کر دینا مثلاً''فاعلاتن'' سے آخری سبب خفیف''تن'' کو ساقط کر دیا تو''فاعلا'' بچ گیا پھر وتد مجموع کو ساقط کیا تو''فا'' بچا پھر اس کو''فع''میں تبدیل کرلیا۔(۲۱)

علل نقص وزیادت:۔

عربی میں شامل تمام علل اردو علل کے ساتھ مشترک ہیں:۔(۲۲)

بحور

تعداد:۔ خلیل بن احمد فراہیدی نے پندرہ بحور کو تشکیل دیا اس کے بعد ان کے تلمیذ رشید ابوالحسن اخفش الاوسط (متوفی ۲۲۱ھ) نے ایک بحر متدارک کا اضافہ کر دیا یعنی عربی بحور کی تعداد سولہ تک پہنچ گئی پھر ان میں دوائر کا اضافہ بھی ہوا۔ بعد ازاں یہ فن فارسی میں داخل ہوا تو انہوں نے تین بحور قریب، جدید اور مشاکل کا اضافہ کیا بعد میں یہ تینوں بحور مع عربی بحور اردو میں سرایت کر گئیں (۲۳)

بعض کے نزدیک پہلی بحر کا اضافہ مولوی یوسف نیشا پوری نے کیا اور دوسری کا اضافہ مرزا یاس عظیم آبادی نے کیا (۲۴)

تیسری بحر کے بارے میں بھی مولوی یوسف کا تذکرہ ملتا ہے (۲۵) سید غلام حسنین قدر بلگرامی نے مختلف اقسام کی چالیس بحور گنوائی ہیں (۲۶) لیکن ہم طوالت کے خوف سے اپنے اس مختصر مضمون میں چند بحور کا ذکر کریں گے تا کہ تقابلی مطالعہ کا مفہوم واضح ہو جائے۔

مشترک بحور

۱۔ ہزج

اوزان: مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

اعاریض واضرب:

عربی

تعداد	عروض	تعداد	ضرب
۱	صحیحہ	۲	(i) صحیح (ii) محذوف (۲۷)

اردو: عروض ۴: سالم، مکفوف، محذوف اور مجبوب

ضرب ۴: سالم، مقبوض، محذوف اور مجبوب۔(۲۸)

عربی شعر: هز جـنـا فی اغــانـیـــکـــم
وشــاقـــتـــنـــامعـــانـیـــکم (۲۹)

تقطیع: عروض صحیحہ ''مفاعیلن''، مع ضرب صحیح ''مفاعیلن''

هز جنافی / اغا نیکم		وشا قتنا / معا نیکم	
مفا عیلن/ مفا عیلن		مفا عیلن / مفا عیلن	
سالم / سالم		سالم / سالم	

اردو شعر: محبت ایک نعمت ہے اگر جانو
کدورت سخت آفت ہے اگر جانو (۳۰)

تقطیع: عروض سالم ''مفاعیلن''، مع ضرب سالم ''مفاعیلن''

محبْ بت ای / ک نع مت ہے/اگر جانو	کدورت سخ / ت آفت ہے / اگر جانو
مفاعیلن / مفاعیلن /مفاعیلن	مفاعیلن / مفاعیلن / مفاعیلن
سالم / سالم /سالم	سالم / سالم / سالم

۲۔رجز

اوزان: مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن

اعاریض واضرب

عربی:

تعداد	عروض	تعداد	ضرب
ا	صحیحہ	۲	(i)سالم (ii)مقطوع
۲	مجزوءہ صحیحہ	ا	مجزوء صحیح
۳	مشطورہ	ا	مشطور
۴	منہوکہ	ا	منہوک (۳۱)

اردو

عروض۶: سالم،مخبون،مقطوع مخبون،مطوی،مخبول اور مذال

ضرب۷: مقطوع،سالم،مقطوع مخبون،مخبون،مطوی،مخبول اور مذال(۳۲)

عربی شعر: ار جزلنا یا صاحبی ان زرتنا

لا تنتحل من شعر نا مختا ریا (۳۳)

تقطیع: عروض صحیحہ ''مستفعلن''،مع ضرب صحیح ''مستفعلن''

ارجز لنا / یا صا حبی / ان زرتنا — لاتنتحل / من شعر نا / مختا ریا

مستفعلن / مستفعلن / مستفعلن — مستفعلن / مستفعلن / مستفعلن

سالم / سالم / سالم — سالم / سالم / سالم

اردو شعر: اس عشق نے رسوا کیا

میں کیا بتاؤں کیا کیا (۳۴)

تقطیع: عروض سالم ''مستفعلن''،مع ضرب سالم ''مستفعلن''

اس عشق نے / رسوا کیا — میں کیا بتا / ؤں کیا کیا

مستفعلن / مستفعلن — مستفعلن / مستفعلن

سالم / سالم — سالم / سالم

۳۔ رمل

اوزان: فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

اعاریض واضرب:

عربی

تعداد	عروض	تعداد	ضرب
۱	صحیحہ محذوفہ	۳	(i) صحیح (ii) مقصور (iii) محذوف
۲	مجزوءہ صحیحہ	۳	(i) صحیح (ii) مجزوء مسبغ (iii) مجزوء محذوف
۳	مجزوءہ محذوفہ	۱	(i) مجزوء محذوف (۳۵)

اردو

عروض۳: سالم، محذوف اور مخبون مخذوف

ضرب۸: سالم، مخبون، مقصور، مخذوف، مخبون مقصور، مخبون مخذوف، مسبغ اور مخبون مسبغ (۳۶)

عربی شعر: کلما ا بصر ت ر بعا

خالیا فا ضت عیو نی (۳۷)

تقطیع: عروض مجزوءہ صحیحہ ''فاعلاتن'' مع ضرب مجزوء صحیح ''فاعلاتن''

کل لما اب / صر ت رب عن		خا لین فا / ضت عیو نی	
فا علا تن / فا علا تن		فا علا تن / فا علا تن	
سالم / سالم		سالم / سالم	

اردو شعر: درد دل اپنا صنم

کیوں نہ ہم تم سے کہیں (۳۸)

تقطیع: عروض سالم ''فاعلاتن'' مع ضرب محذوف ''فاعلن''

درد دل اپ / نا صنم	کیوں نہ ہم تم / سے کہیں
فاعلاتن / فاعلن	فاعلاتن / فاعلن
سالم / محذوف	سالم / محذوف

۴۔ خفیف

اوزان: فاعلاتن مستفع لن فاعلاتن فاعلاتن مستفع لن فاعلاتن

اعاریض واضرب:

عربی:

تعداد	عروض	تعداد	ضرب
۱	صحیحہ	۲	(i) صحیح (ii) محذوف
۲	محذوفہ	۱	محذوف
۳	مجزوءہ صحیحہ	۲	(i) مجزوء صحیح (ii) مجزوء مخبون مقصور (۳۹)

اردو:

عروض ۷: سالم، مخبون، مخبون مقصور، مکفوف، مشعث، مشکول اور محذوف۔

ضرب ۶: سالم، مخبون، مخبون مقصور، مشعث، مخبون محذوف اور محذوف۔ (۴۰)

عربی شعر: نضجته عشر ین یو ما و نیلت

حین نیلت یعا رة فی عراض (۴۱)

تقطیع: عروض صحیحہ ''فاعلاتن'' مع ضرب صحیح ''فاعلاتن''

نض ضجته / عشرین یو/ من ونیلت	حین نیلت / یعا رتن / فی عراضی
فا علا تن / مستفع لن / فا علا تن	فا علا تن /مفا علن / فا علا تن
سالم /سالم /سالم	سالم / مخبون / سالم

اردو شعر: خاک میں بھی مجھے قرار نہیں

کانِ سیماب ہے مزار نہیں (۴۲)

تقطیع: عروض مخبون مقصور ''فعلات'' مع ضرب مخبون مقصور ''فعلات''

خاک میں بھی / مجھے قرا / رنہیں	کانِ سیما / ب ہے مزا / رنہیں
فاعلاتن / مفاعلن / فعلات	فاعلاتن /مفاعلن / فعلات
سالم / مخبون / مخبون مقصور	سالم /مخبون /مخبون مقصور

۵۔ مضارع

اوزان: مفا عیلن فا ع لا تن مفا عیلن — مفا عیلن فا ع فاتن مفا عیلن

اعاریض واضرب:۔

عربی:۔

تعداد	عروض 1	تعداد	ضرب 1
۱	صحیحہ	۱	صحیح (۴۳)

اردو:

عروض۲: سالم مکفوف

ضرب۱: سالم (۴۴)

عربی شعر: دعــا نــی إلی سعا د

دواعــی ھو ی سُعا دا (۴۵)

تقطیع: عروض صحیحہ ''فاع لاتن'' مع ضرب صحیح ''فاع لاتن''

دعا نی إ / لی سعا دن وواعی ھ / وی سعا دا

مفا عیل / فا ع لا تن مفا عیل / فا ع لا تن

مکفوف / سالم مکفوف / سالم

اردو شعر: ہم کو اگر مٹایا تو نے تو کیا بنایا

ناحق بگاڑتا ہے نقشہ بنا بنایا (۴۶)

تقطیع: عروض سالم ''فاع لاتن'' مع ضرب سالم ''فاع لاتن''

ہم کواَ / گر مٹایا / تو نے تو / کیا بنایا ناحق ب / گاڑ تا ہے / نقشہ ب / نا بنایا

مفعول / فاع لاتن / مفعول / فاع لاتن مفعول / فاع لاتن / مفعول / فاع لاتن

مخرب / سالم / مخرب / سالم مخرب / سالم / مخرب / سالم

۶۔ بسیط

اوزان: مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن

اعاریض واضرب:

عربی:

تعداد	عروض	تعداد	ضرب
۱	مخبونہ	۲	(i) مخبون (ii) مقطوع
۲	مجزوءہ صحیحہ	۳	(i) مجزوء صحیح (ii) مجزوء مذال (iii) مجزوء مقطوع
۳	مجزوءہ مقطوعہ	۱	(i) مجزوء مقطوع (۴۷)

اردو:۔

عروض۵: سالم، مخبون، مقطوع، مقطوع مخبون، مخبون احذ

ضرب۹: سالم، مذال، مخبون، مقطوع، مخبون مذال، احذّ مسبغ، مطوی مذال، مخبون مقطوع، مخبول مذال (۴۸)

عربی شعر: ذاک القر ی لا قر ی قو م را یتھم ُ

یقر و ن ضیفھم الملو یة الجددا (۴۹)

تقطیع: عروض مخبونہ "فعلن" مع ضرب مخبون "فعلن"

ذاکلقری / لا قر ی / قو من رای / تھمو یقر ون ضیی / فھمل / ملو ییتل / جددا

مستفعلن / فاعلن / مستفعلن / فعلن مستفعلن / فعلن / مستفعلن / فعلن

سالم / سالم / سالم / مخبون سالم / مخبون / سالم / مخبون

اردو شعر: میں نے کہا آ صنم اپنے نہ گھر جا صنم

تو ہے خفا کیا صنم میری قسم کھا صنم (۵۰)

تقطیع: عروض سالم "فاعلن" مع ضرب سالم "فاعلن"

میں نے کہا / آ صنم / اپنے نہ گھر / جا صنم تو ہے خفا / کیا صنم / میری قسم / کھا صنم

مستفعلن / فاعلن / مستفعلن / فاعلن مستفعلن / فاعلن / مستفعلن / فاعلن

سالم / سالم / سالم / سالم سالم / سالم / سالم / سالم

صرف چھ بحور کا ذکر اس لیے کیا ہے تاکہ بات طول اختیار کر کے بدمزہ نہ بن جائے عربی عروض کی تمام بحور اردو عروض کے ساتھ مشترک ہے لیکن اردو عروض کی بہت سی بحور ایسی ہیں جو عربی عروض میں موجود نہیں ان میں سے ہم صرف چار کا ذکر کرتے ہیں۔

اردو کے ساتھ مخصوص بحور

ا۔جدید

اوزان: فاعلاتن فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن فاعلاتن مستفعلن

قول شاعر: لے گیا وہ بے مروت آرام دل

کچھ نہیں باقی رہا اب جز نامِ دل (۵۱)

تقطیع: عروض سالم ''مستفعلن''، مع ضرب سالم ''مستفعلن''

لے گیا وہ / بے مروت / آرام دل	کچھ نہیں با / قی رہا اب / جز نامِ دل
فاعلاتن / فاعلاتن / مستفعلن	فاعلاتن / فاعلاتن / مستفعلن
سالم / سالم / سالم	سالم / سالم / سالم

۲۔قریب

اوزان: مفاعیلن مفاعیلن فاعلاتن　　مفاعیلن مفاعیلن فاعلاتن

قول شاعر: تیرے غم میں پیاری نکل گیا دل
شراری سی ہے فرقت کی جل گیا دل (۵۲)

تقطیع: عروض سالم ''فاعلاتن''، مع ضرب سالم ''فاعلاتن''

تیرے غم میں / پیاری نک / کل گیا دل	شراری سی / ہے فرقت کی / جل گیا دل
مفاعیلن / مفاعیلن / فاعلاتن	مفاعیلن / مفاعیلن / فاعلاتن
سالم / سالم / سالم	سالم / سالم / سالم

۳۔ مختص

اوزان: متفاعلن متفاعلن متفاعلن　　متفاعلن متفاعلن متفاعلن

قول شاعر: مدت ہوئی نہیں دیکھا دلدار کو قیامت ہے
تدبیر کچھ نہیں بنتی کیا موت سے ندامت ہے (۵۳)

تقطیع: عروض مضمر ''مستفعلن''، مع ضرب معصوب ''مفاعیلن''

مدت ہوئی / نہیں دیکھا / دلدار کو / قیامت ہے
مستفعلن / مفاعیلن / مستفعلن/ مفاعیلن
مضمر / معصوب / مضمر / معصوب

تدبیر کچھ / نہیں بنتی / کیا موت سے / ندامت ہے
مستفعلن / مفاعیلن / مستفعلن / مفاعیلن
مضمر / معصوب / مضمر / معصوب

۴۔ مشاکل

اوزان: فاعلاتن مفاعیلن مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن مفاعیلن

قول شاعر: بارِغم کو اٹھانا ہے بار آہ
داغ ہجر کو کھاناہے براآہ (۵۴)

تقطیع: عروض مقصور ''مفاعیل'' مع ضرب مقصور ''مفاعیل''

بارِغم کو / اٹھاناھ / ے بارآہ داغ ہجر / کوکھاناہے / برا آہ

فاعلات / مفاعیل / مفاعیل فاعلات / مفاعیل / مفاعیل

مکفوف / مکفوف / مقصور مقصور / مکفوف / مقصور

حواشی

۱۔ المعجم الوسیط ص۵۹۴، مادہ ع رض

۲۔ قواعدالعروض ص۱۵۔

۳۔ (i) میزان الذھب فی صناعۃ شعرالعرب ص۴،
(ii) الموجزفی البلاغۃ والعروض ص۹۹

۴۔ (i) التاریخ والحضارہ الاسلامیہ فی الباکستان والسندوالبنجاب الی آخرفترۃ الحکم العربی
(ii) موسوعہ التاریخ الاسلامی والحضارۃ الاسلامیہ لبلاد السندوالبنجاب ج۱ الفصل الرابع الباب الثانی
(iii) حکایت تاریخ اردو ص۸
(iv) ماءکوثر ص۱۹
(v) عرب وہند عہد رسالت میں ص۲۷
(vi) اسلامی جمہوریہ پاکستان ص۵

۵۔ خدابخش لائبریری جرنل (بھارت) مضمون، خواجہ الطاف حسین حالی کی عربی شاعری از ڈاکٹر محمد شفقت اللہ، ص۵۳

۶۔ دیوان الحماسہ ص۲۲

۷۔ الاغانی: ۱۷/۳۲۷

۸۔ العروض الواضح ص ،۳۳

۹۔ المعیار فی اوزان الاشعار ص ۱۰، ۱۱، ۱۲

اس حاشیہ کے تحت جو مثالیں بیان کی گئی ہیں وہ مختلف عربی و اردو کتب سے ماخوذ ہیں۔

۱۰۔ قواعد العروض ص ۲۰

مثالیں دوسری کتب سے حاصل کی گئی ہیں۔

۱۱۔ (i) العروض الواضح ص ۳۰

(ii) موسیقی الشعر، ص ۵۳

۱۲۔ قواعد اردو ص ۳۳۰

۱۳۔ (i) میزان الذہب فی صناعۃ شعر العرب ص ۶، ۷

(ii) الشعر العربی ص ۲۰

۱۴۔ الشعر العربی ص ۱۴

۱۵۔ الشعر العربی ص ۱۴

۱۶۔ الموجز فی البلاغۃ والعروض ص ۱۲۷

۱۷۔ (i) الشعر العربی ص ۱۶

(ii) قواعد العروض ص ۴۴ تا ۵۱

۱۸۔ (i) الشعر العربی ص ۱۷

(ii) قواعد العروض ص ۵۲ تا ۵۷

۱۹۔ (i) میزان الذہب ص ۱۱

(ii) مجلۃ القسم العربی ص ۱۰۳

۲۰۔ (i) میزان الذہب ص ۱۲

(ii) مجلۃ القسم العربی ص ۱۰۴

۲۱۔ قواعد العروض ص ۴۴ تا ۵۷

۲۲۔ (i) قواعد العروض ص ۴۴ تا ۵۷

(ii) الشعر العربی ص ۱۸

۲۳۔ فارسی پاکستان و مطالب پاکستان شناسی ۲/۲۵۰

۲۴۔ ترجمہ سہل حدائق البلاغہ ص ۱۳۹

۲۵۔ امیر العروض ص ۲

۲۶۔ قواعد العروض ص ۱۱۹ تا ۳۳۳

۲۷۔ الشعر العربی ص ۷۹

۲۸۔ قواعد العروض ص ۱۱۹

۲۹۔ الموجز فی البلاغۃ والعروض ص ۱۱۶

۳۰۔ اردو کا اپنا عروض ص ۴۷

۳۱۔ الشعر العربی ص ۷۹

۳۲۔ قواعد العروض ص ۱۴۶

۳۳۔ الموجز فی البلاغۃ والعروض ص ۱۲۱

۳۴۔ اردو کا اپنا عروض ص ۸۲

۳۵۔ العروض الواضح ص ۹۰

۳۶۔ قواعد العروض ص ۱۶۴

۳۷۔ الموجز فی البلاغۃ والعروض ص ۱۲۰

۳۸۔ اردو کا اپنا عروض ص ۸۴

۳۹۔ العروض الواضح ص ۹۱

۴۰۔ قواعد العروض ص ۲۸۷

۴۱۔ الشعر العربی ص ۶۱

۴۲۔ اردو کا اپنا عروض ص ۸۶

۴۳۔ اللباب ص ۱۹۶

۴۴۔ قواعد العروض ص ۲۹۶

۴۵۔ الشعر العربی ص ۶۳

۴۶۔ قواعد العروض ص ۲۹۸

۴۷۔ الشعر العربی ص ۷۸

۴۸۔ قواعد العروض ص ۲۵۰

۴۹۔ الکامل فی اللغۃ والادب ص:۱/۲۵۲
۵۰۔ قواعد العروض ص۲۵۸
۵۱۔ مجلۃ القسم العربی ص۹۹
۵۲۔ مجلۃ القسم العربی ص۱۰۰
۵۳۔ قواعد العروض ص۲۲۴
۵۴۔ مجلۃ القسم العربی ص۱۰۰

مصادر و مراجع

۱۔ ابوتمام، حبیب بن اوس الطائی، ''دیوان الحماسہ''، المکتبہ السّلفیہ، شیش محل روڈ، لاہور۔
۲۔ اصفہانی، علی بن حسین اموی، ابوالفرج ''الاغانی''، تحقیق علی محمد البجاوی، موسستہ جمال، بیروت لبنان۔
۳۔ اکرم، محمد، شیخ، ماء کوثر، فیروز سنز لاہور
۴۔ انصاری، محمد ضیاء الدین، ڈاکٹر (ایڈیٹر)، ''خدا بخش لائبریری جرنل''، پٹنہ (بھارت) جولائی، ستمبر ۲۰۰۱ء
۵۔ انیس، ابراہیم، ''موسیقی الشعر''، مکتبہ انگلومصریہ
۶۔ بزمی انصاری، ''امیر العروض''، مطبع شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور
۷۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور، ''مجلۃ القسم العربی ۲۰۰۰ء'' العدد السابع
۸۔ تسبیحی، محمد حسین، ڈاکٹر ''فارسی پاکستان و مطالب شناسی'' (مطبع معدوم)
۹۔ حقی، ممدوح، ڈاکٹر، ''العروض الواضح''، دار مکتبہ الحیاہ بیروت ۱۹۸۱ء
۱۰۔ خدیجہ شجاعت علی، ''ترجمہ سہل حدائق البلاغہ''، مطبع ۱۹۶۶ء
۱۱۔ خفاجی، محمد عبد المنعم، ''الشعر العربی''، طبع اول ۱۹۴۸ء مصر
۱۲۔ سراج، محمد علی، ''اللباب'' تحقیق خیر الدین شمسی باشا، دار الفکر، بیروت
۱۳۔ صابونی، محمد ضیاء الدین، ''الموجز فی البلاغۃ والعروض''، مطبع رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ، طبع سوئم ۱۴۱۳ھ
۱۴۔ طرازی، مبشر، ڈاکٹر، ''موسوعۃ التاریخ الاسلامی والحضارۃ الاسلامیۃ لبلاد السند والبنجاب''، طبع اول ۱۹۸۳ء
۱۵۔ عبداللہ، محمد جمال الدین، ''التاریخ والحضارۃ الاسلامیۃ فی الباکستان والسند والبنجاب إلی آخر فترۃ الحکم العربی''،

مطبع عالم معرفت، جدہ

۱۶۔ عبدالحق، مولوی، ''قواعد اردو''، مطبع لاہور اکیڈمی سرکلر روڈ لاہور

۱۷۔ غلام حسنین، قدر، سید، بلگرامی، ''قواعد العروض''، مقبول اکیڈمی، لاہور

۱۸۔ قادری، حامد حسن، ''حکایت اردو''، مطبع ادارہ اکادمی سندھ

۱۹۔ گیان چند جین، ڈاکٹر، ''اردو کا اپنا عروض''، مغربی پاکستان اردو اکیڈمی لاہور، طبع اول ۱۹۹۱ء

۲۰۔ لجنۃ المعجم الوسیط، ''المعجم الوسیط'' المکتبہ الاسلامیہ استنبول، ترکی

۲۱۔ مبارکپوری، اطہر، قاضی، ''عرب و ہند عہد رسالت میں'' مکتبہ عارفین کراچی

۲۲۔ المبرد، محمد بن یزید، ''الکامل فی اللغۃ والادب''، تحقیق ڈاکٹر عبدالحمید ہنداوی، دار الکتب العلمیہ، بیروت لبنان، ۱۹۹۹ء

۲۳۔ المجلس الفید رالی للافلام، ''اسلامی جمہوریہ پاکستان''، وزارۃ الاعلام الباکستانیہ

۲۴۔ محمد بن عبدالملک، ابوبکر، اندلسی، ''المعیار فی اوزان الاشعار''، تحقیق ڈاکٹر محمد رضوان، دار الملاح للطباعۃ والنشر طبع سوئم ۱۹۷۹ء

۲۵۔ ہاشمی، احمد، سید، ''میزان الذهب فی صناعۃ شعر العرب''، دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان